TADABUR-E-ULOOM-E-ISLAMIA RESEARCH JOURNAL (TUIRJ)
VOLUME 1 ISSUE 2 (JULY-DECEMBER 2023)
ISSN (Online): 2790-8879
ISSN (Print): 2790-8860

The Role of Electronic and Social Media in Causing Psychological Problems (A Research Review)

نفسیاتی مسائل کے اسباب میں الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کا کردار (ایک تحقیقی جائزہ)

Sara Javaid
(PhD (scholar) The Islamia University of Bahawalpur, sarajavaid4psychology@gmail.com

Abstract

The Islamic world, including Pakistan, is currently experiencing a profound influence from the media, which has particularly targeted the younger generation. The power of the media has grown exponentially, transitioning from being merely a part of life to becoming a dominant force that shapes life itself. Initially, television served as a source of positive entertainment and religious instruction. However, the advent of VCRs, which were initially banned but later regulated, began to negatively influence the morals and psychology of the youth. The proliferation of cable programs, Indian dramas, and English films, often laden with nudity and obscenity, has further exacerbated this issue, making it increasingly difficult to find wholesome content on television. The internet and social media have compounded the problem by providing easy access to immoral content, leading to unprecedented levels of moral and psychological decline among the youth. A Google survey highlights that Pakistan ranks among the top countries where youth misuse the internet under the guise of scientific research. In response, the Pakistan Telecommunication Authority has taken significant measures, blocking over 400,000 websites to curb the spread of harmful content. However, this issue extends beyond external influences; it also reflects internal challenges. While Western media tactics aim to undermine the Muslim community, a substantial part of the problem lies in the misuse of these technologies by the community itself, contributing to mental illness, moral decay, and spiritual and intellectual decline among the youth. Addressing the media's impact on Muslim society necessitates a thorough understanding of the media and its various forms. This article provides an overview of the media landscape and delves into the critical issues it perpetuates, emphasizing the urgent need for a proactive and conscientious approach to media consumption and regulation within the Muslim world.

Keywords: Islamic world, media, television, Islam, Shariah, Welfare, Telecommunication Authority, positive

تمہید

پاکستان سمیت پورا عالم اسلام اس وقت میڈیا کی یلغار کی زد میں ہے ہر شخص ہی اس کا شکار ہو چکا ہے لیکن نوجوان نسل خاص طور پر اسکا نشانہ ہے۔ آج میڈیا کی طاقت سر چڑھ کر بول رہی ہے۔ ایک وقت تھا جب زرائع ابلاغ زندگی کا حصہ ہوا کرتے تھے لیکن اب حال یہ ہے کہ زندگی ذرائع ابلاغ کا حصہ بن چکی ہے۔

جب ٹیلی ویژن ہمارے ملک میں داخل ہوا تو یہ مثبت تفریح اور تبلیغ کا ذریعہ تھا پھر VCR کی ابتداء ہوئی اگرچہ شروع میں اس پر پابندی تھی لیکن بعد اس پر فیس مقرر کی گی پھر ڈش اینٹنا کا دور آیا اور براہ راست اخلاق سوز فلمیں نوجوانوں کی پہنچ میں آگئیں۔ جنھوں نے نوجوان نسل کی اخلاقیات اور نفسیات کو تباہ کر دیا۔ کیبل کے پروگرام، انڈین ڈراموں اور انگریزی فلموں کے ذریعے عریانی و فحاشی کا سیلاب امڈ آیا ہے اور اہل خانہ کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلی ویژن دیکھنا ناممکن ہو گیا ہے۔

"انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے تمام اخلاق سوز مواد نوجوانوں کو گھر کے اندر ہی فراہم کر دیا ہے جس نے تباہی کے پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ اخلاق باختہ پورنوگرافک فلمیں دیکھنے سے نوجوان ذہنی طور پر بیمار اور آپے سے باہر ہو گئے ہیں۔ شرو حیاء ختم اور رشتوں کا تقدس پامال ہو گیا ہے علمی تحقیق کے نام پر نوجوان نسل انٹرنیٹ پر جو کام کرتی ہے اس کی حقیقت گوگل کے ایک سروے نے واضح کر دی ہے۔ گوگل سروے کے مطابق اخلاق باختہ اور پورنوگرافک مواد کی تلاش کرنیوالوں میں پاکستان سرفہرست ہے"۔ [1]

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی نے اس سلسلہ میں مثبت قدم اٹھایا اور اب تک چار لاکھ سے زائد ویب سائٹس بلاک کر دی گئی ہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ہتھکنڈے ہیں جنھیں استعمال کر کے اہل مغرب مسلم قوم کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں ان کا قصور کم اور ہمارا زیادہ ہے وہ لوگ ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے آج کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں لیکن ہم اس کا منفی استعمال اپنی تنزلی کے لیے استعمال کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہماری نوجوان نسل نفسیاتی طور پر بیمار، اخلاقی پستی، روحانی اور علمی زبوں حالی کا شکار ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی

ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی

جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

عصر حاضر میں مسلم معاشرے کو درپیش مسائل میں اہم مسئلہ ذرائع ابلاغ ہیں۔ ذرائع ابلاغ سے پھیلنے والے مسائل کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے ابلاغ (Media) اور اس کی اقسام کا مختصر تعارف کروایا جائے۔

ذرائع ابلاغ

"ابلاغ" دراصل عربی لفظ ہے اور بلغ سے مشتق ہے جس کے معنی ابن منظور نے یوں بیان کیے ہیں۔ "بَلَغَ الشیی یبلغ بلو غا و بلاغا و صل و انتهی" [2] بلغ کے معنی ملنے اور پہنچنے کے ہیں۔

ذرائع ابلاغ سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جن کی مدد سے کوئی اپنی بات دوسروں تک پہنچا سکے۔ اسے اردو میں ذرائع ابلاغ اور انگریزی میں میڈیا کہتے ہیں۔

میڈیا کی اقسام Types of Media

عموماً میڈیا کی دو اقسام سے بحث کی جاتی ہے جن میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا شامل ہیں لیکن آج کل الیکٹرانک میڈیا کی ذیلی اقسام میں سے سب سے زیادہ استعمال ہونے والی قسم سوشل میڈیا ہے جس کی بدولت معاشرے اور نوجوانوں کے مسائل میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے لہذا ان تینوں اقسام کا تعارف اور اثرات بتانے انتہائی ضروری ہیں۔ میڈیا کو درج ذیل تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ پرنٹ میڈیا (Print Media)

2۔ الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media)

3۔ سوشل میڈیا(Social Media)

1۔ **پرنٹ میڈیا (Print Media)**

پرنٹ میڈیا میں اخبار رسالے، کتابیں، پمفلٹ، بینرز اور وہ تمام اشیاء شامل ہیں جو طباعت شدہ یا چھپی ہوئی ہوں۔ پرنٹ میڈیا ذرائع ابلاغ کی قدیم ترین شکل ہے۔اس کی ابتداء الہامی صحائف سے ہوتی ہے۔اسی طرح اخبارات ورسائل کی تاریخ بھی اتنی ہی پرانی ہے جب سے پرنٹنگ پریس کی ابتداء ہوئی۔

عصر حاضر میں یہ سوچ اکثر ذہنوں میں آتی ہے کہ پرنٹ میڈیا کا دوراب باقی نہیں رہا کیونکہ سوشل میڈیا کے توسط سے ہر خبر ہر معلومات ہم تک پہنچ رہی ہے۔اس سوچ کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم پرنٹ میڈیا کی افادیت اور وسعت سے ناواقف ہیں حقیقی صورتحال یہ ہے کہ عالمی میڈیا کا بہت بڑا حصہ پرنٹ میڈیا پر مشتمل ہے۔ پرنٹ میڈیا کے اثرات گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں معاشرے کے مختلف طبقات سے وابستہ لوگ ان کو پڑھتے ہیں غور وفکر کا موقع زیادہ رہتا ہے۔ ثقافتی اور اجتماعی وحدات پیدا ہوتی ہے اس اعتبار سے پرنٹ میڈیا پیغامات اور مقاصد کو دل ودماغ میں پیوست کرنے میں زیادہ اہم اور بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media)

الیکٹرانک میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن میں بات کو پہچانے کے لیے برقی توانائی کی ضرورت ہو مثلا ٹیلی ویژن، ریڈیو، انٹرنیٹ اور موبائل وغیرہ۔ موجودہ دور میں ٹیلی ویژن اپنی اہمیت برقرار رکھے ہوئے ہے جبکہ انٹرنیٹ الیکٹرانک میڈیا کا مشہور ومقبول پہلو ہے۔ اگر کوئی پڑھنا یا سننا چاہے تو اس کے لیے انٹرنیٹ کافی ہے اگر کوئی دیکھنا چاہے یا کسی سے بات کرنا چاہے تو بھی اس کے لیے انٹرنیٹ ہی کافی ہے۔

موجودہ دور میں شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جو ٹیلی ویژن سے خالی ہو۔ ٹی وی جیسی سائنسی ایجاد کے فوائد تو کم نظر آتے ہیں مگر ان کے نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں اس قسم کی تمام ایجادات مسلم معاشرے میں بے راہ روی پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہیں ٹی وی اور انٹرنیٹ پر جو کچھ دکھایا جا رہا ہے وہ ہماری نوجوان نسل کی برین واشنگ کرنے کے لیے کافی ہے نئی نسل کا 90٪ طبقہ اس کا شکار ہو چکا ہے۔ ڈش، کیبل، انٹرنیٹ موبائل ایسے آلات ہیں جن کے منفی استعمال نے مسلم معاشرہ میں اخلاقیات کا جنازہ نکال دیا ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل کے بے جا استعمال سے کئی خاندان اجڑ چکے ہیں جسے دیکھو موبائل میں مصروف ہے۔ لوگوں کو ایک دوسرے کو دینے کے لیے ٹائم نہیں۔ معاشرے کے اس بڑھتے ہوئے بگاڑ میں سب سے بڑا کردار فتنہ خیز منفی میڈیا کا ہے میڈیا ذہن سازی کا کام کر رہا ہے انڈین ڈرامے، فلمیں، گانے اور اخلاق سے گرے مارننگ شو ہماری نسل پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ والدین کا چاہیے کہ کم از کم وہ اپنا نہیں تو اولاد کے آنے والے کل کا ضرور سوچیں۔

سوشل میڈیا(Social Media)

شوشل میڈیا کا لفظ جب سماعت میں پڑتا ہے تو پہلی چیز جو ذہن کے پردوں پر ابھرتی ہے وہ فیس بک ہے۔ گو کہ سماجی میڈیا میں صرف فیس بک ہی نہیں ٹویٹر، یوٹیوب، گوگل پلس، انسٹاگرام اور اس جیسی اور ویب سائٹس بھی شامل ہیں۔ سوشل میڈیا کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کی بڑی وجہ عوام کا سوشل میڈیا سے منسلک ہونا ہے جو کہ لوگوں کو اظہار خیال، تصویر اور ویڈیوز شیئر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر ایک چیز کے فوائد ہیں تو اس کے نقصانات بھی ہیں۔ سوشل میڈیا کے بلاوجہ استعمال کی وجہ سے طالب علم کا بہت سا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ فیک اکاؤنٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے بے حیائی کا کھلے عام اظہار، بے معنی اور بے ہودہ زبان کا استعمال کیا جاتا ہے۔ دشمن ممالک اس کے ذریعے جاسوسی اور پروپیگنڈا کر رہے ہیں، ہماری نوجوان نسل اس سے بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور نوجوانوں کی ذہنی، اخلاقی اور جسمانی صحت کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ زمانہ جس رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے ہم جذباتی طور پر پیچھے جا رہے ہیں۔ اپنائیت اور خلوص ختم ہوتا جا رہا ہے ہم سوشل میڈیا پر تو بہت خوش اخلاق اور حقیقی زندگی میں بد اخلاق ہو چکے ہیں۔ ہمیں سوشل میڈیا اور اپنی لائف میں توازن رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔

ذیل میں ہم میڈیا کے منفی اور مثبت اثرات کا جائزہ لیں گے۔

میڈیا کا تعمیری استعمال

میڈیا بذات خود نہ ممدوح ہے نہ مذموم بلکہ اس کا استعمال اسے ممدوح یا مذموم بناتا ہے۔ اگر شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق اس کا استعمال کیا جائے تو یہ تعمیری مقاصد کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

1۔ **مؤثر رابطے کا ذریعہ**

شوشل میڈیا میں خاص طور پر فیس بک انفرادی اور گروہی، مقامی اور بین الاقوامی سطح پر باہمی رابطوں کا اہم ذریعہ ہے جس کے توسط سے دنیا کے کسی بھی خطے میں موجود شخص سے رابطہ کرنا اب انتہائی آسان ہو گیا ہے۔ فاصلے اور دوریاں مٹ گئے ہیں اور دنیا ایک عالمی گاؤں (Global Village) کی صورت اختیار کر گئی ہے اس کی خوبی کا اندازہ ان لوگوں کو ہو سکتا ہے جو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے رابطے کے لیے مہینوں انتظار کرتے تھے۔

2۔ تازہ ترین خبروں تک رسائی

میڈیا کے ذریعے ملکی اور بین الاقوامی خبروں اور تازہ ترین واقعات تک رسائی آسان ہو گی ہے۔ الیکٹرانک میڈیا اپنی اجارہ داری کے سبب اگر حالات وواقعات کو چھپالے تو سوشل میڈیا کے ذریعے تشہیر نے معاملات تک عوام کی رسائی آسان بنادی ہے۔ میڈیا کے ذریعے ایسی تحریکات جنم لے رہی ہیں جو پورے خطے اور عالمی حالات پر اثرانداز ہو رہی ہیں لیکن سوشل میڈیا صحیح خبروں تک رسائی اور تحریکات کی حقیقت تک پہنچاتا ہے۔ کوئی بھی مسئلہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے یہ بہترین پلیٹ فارم ہے۔

3۔ علمی موضوعات و معلومات تک رسائی

انٹرنیٹ نے محققین اور طلباء کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جسکے زریعے وہ گھر بیٹھے ہر پہلو پر موجود علمی تحقیق، موضوعات اور معلومات تک رسائی حاصل کر کے مستفید ہوتے ہیں۔ مختلف تعلیمی ایپلیکیشنز (APP) اور صفحات (Pages) علماء اور فقہاء کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں جو انتہائی پیچیدہ مسائل کا حل بھی فراہم کر دیتے ہیں۔ اب محققین دنیا کے کسی بھی خطے میں موجود علمی شخصیات سے بحث ومباحثہ کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے طلباء اور محققین کو یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ اپنی تخلیقات، تحقیقات اور ایجادات کو کثیر رقم خرچ کیے بغیر منظر عام پر لا سکتے ہیں جس سے علم و تحقیق کو فروغ ملتا ہے اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

4- تجارت کے فروغ کا بہترین ذریعہ

الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا تجارت کے فروغ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ آن لائن مارکیٹنگ نے خرید و فروخت کو آسان بنادیا ہے۔ آن لائن جابز، بینکنگ، ووٹنگ، ایجوکیشن ہر ایک پہلو کو میڈیا نے گھیر لیا ہے۔

5- شعور و بیداری کا فروغ

سوشل میڈیا فلاحی اداروں مستحق افراد، مریضوں اور دیگر ضرورت مندوں کی مدد کا ذریعہ بن رہا ہے اس طرح لاپتہ افراد کو اپنے رشتہ داروں تک پہنچانے اور حادثات کی صورت میں مریضوں کے لیے خون کی فراہمی کا انتظام بھی اس کے ذریعے ممکن ہو رہا ہے۔ معاشرے میں رائج قبیح رسموں، بدعنوانی، منشیات، جہیز کی لعنت، فریب اور دھوکہ دہی کے حوالے سے آگاہی اور ان معاشرتی برائیوں کے متعلق شعور و بیداری فروغ پا رہی ہے۔

سوشل میڈیا کا سہارا لینا وقت کی اہم ضرورت ہے مگر تمام مثبت پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کے منفی پہلوؤں کا ادراک بھی ضروری ہے۔

میڈیا کا تخریبی استعمال

ابتداء میں میڈیا کا کردار مثبت رہا جس میں قومی تعمیر نو، تہذیبی و اخلاقی اقدار کی پاسداری اور اصلاح شامل تھی مگر اکیسویں صدی کے آغاز پر ابلاغی انقلاب برپا ہوا جس نے ملک کو سماجی، معاشرتی، سیاسی، معاشی اور نظریاتی طور پر کھوکھلا کر ڈالا ہے۔ عصر حاضر کا میڈیا دراصل ایک ایسی دو دھاری تلوار ثابت ہوا ہے جو اپنے ہی ملک کی نظریاتی و اخلاقی سرحدوں کے درپے ہو گیا ہے۔ ذیل میں میڈیا کے تخریبی استعمال کی چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں۔

1- بے حیائی کی ترویج واشاعت

> "آج کے میڈیا میں فحاشی و عریانیت، انسانی قدروں کی پامالی اور اخلاق سوز حرکات، قتل و غارت گری، چوری، ڈکیتی، اغواء اور ظلم و ستم کے نئے نئے طریقے دکھائے جاتے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا کے پروگراموں میں اختلاط مرد و زن کو فروغ دیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ پر لاکھوں ایسی ویب سائٹس لانچ کی گئی ہیں جو جنسی انارکی پھیلانے میں لگی ہوئی ہیں"۔[3]

ان پروگرامز کے ذمہ داران کو نہ اللہ کا خوف ہے نہ معاشرے کے بگڑنے کا اندیشہ اس لیے نوجوانوں کو خود اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

2۔ معاشرتی انتشار

فرقہ واریت کو ابھارنا، معمولی خامیوں کو نمایاں کر کے پیش کرنا، غیر ضروری امور پر توجہ مرکوز کرنا آج کے میڈیا کی خاص پہچان ہے۔لوگوں کے درمیان انتشار پیدا کرنا، عوام کو بغاوت اور نافرمانی پر ابھارنا اور شکوک وشبہات پیدا کرنا میڈیا کے منفی کردار کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

3- کذب بیانی وتمسخر اڑانا

سوشل میڈیا اور نیوز چینلز پر سیاسی مخالفین کی بدنامی اور سنسنی خبر پھیلانے کی غرض سے اکثر صارفین جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں اس کے لیے جھوٹی خبریں گھڑنا، تصاویر اور وڈیو اپڈیٹ (Edit) کرکے اس میں تبدیلیاں کرنا اور دوسرے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں حالانکہ ایک ان پڑھ شخص بھی سمجھتا ہے کہ جھوٹ کتنا بڑا گناہ ہے۔سوشل میڈیا پر صارفین کی تفریح کی خاطر مختلف شخصیات کا تمسخرہ اڑا کر صارفین کو تفریح مہیا کی جاتی ہے علاوہ شرفاء کی تصاویر مضحکہ خیز انداز میں پیش کی جاتی ہیں حالانکہ کسی کا تمسخر اڑانا شریعت کی نظر میں ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔

فرمان الہی ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَومٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ"[4]

"مومنو کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں نہ ہی عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں"

4- ضعیف وموضوع احادیث کی اشاعت

سوشل میڈیا کے صارفین کی کثیر تعداد ایسی ہوتی ہے جو علمی طور پر پسماندہ ہوتے ہیں وہ احادیث میں صحیح اور ضعیف کا فرق تو ایک طرف وہ حدیث اور قول میں فرق نہیں کرسکتے۔ایسے لوگ اکثر قول کو حدیث بنا کر پیش کر دیتے ہیں حالانکہ حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا سخت گناہ ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

"عن انس بن مالک : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعمد على كذبا، فليتبوا مقعده من النار"[5]

"جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"

5۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تعصب

آج بین الاقوامی میڈیا توجہ کا مرکز اسلام اور مسلمان ہیں اس لیے مسلمانوں کے خلاف بے جا الزام تراشی ان کا وطیرہ بن چکی ہے۔اسلام اور شعائر اسلام رسول اللہ کی ذات، قرآن وسنت، اسلامی حدود وتعزیرات اور جہاد اسلامی کے خلاف کسی نہ کسی طرح زہر اگلتے رہتے ہیں۔ہمارا میڈیا بھی انکا آلہ کار بنتا ہوا نظر آرہا ہے۔

6- میڈیا مغرب کا آلہ کار

آج کل میڈیا فکر اسلامی ہی نہیں بلکہ انسان کو ہلاک وبرباد کرنے کے لیے اس وقت بہترین آلہ ہے اور ہر طرح کے ذرائع ابلاغ پر مکمل رسوخ یہود ونصاریٰ کو حاصل ہے۔دنیا میں جتنی بڑی بڑی نیوز ایجنسیاں ہیں مثلاً BBC،CNN، وغیرہ سب یہود ونصاریٰ کے کنٹرول میں ہے۔وہ خبروں کو توڑ مروڑ کر دنیا کے آگے پیش کرتے ہیں۔مسلم تہذیب وحیاء لباس اور معاشرت کو میڈیا کے ذریعے اپنی گرفت میں لے چکے ہیں۔

حاصل بحث

عصر حاضر میں میڈیا کی اس ہلاکت خیزی کے آگے بند باندھنے کی ذمہ داری مسلم امہ کے نوجوانوں پر عائد ہوتی ہے وہ انسانیت کو بدامنی وبے چینی، قتل وغارت سے بچانے کی خاطر اس کا رخ درست کریں۔منہج نبوی کو اساس اور بنیاد بناتے ہوئے اسلامی تعلیمات، روایات پر مبنی میڈیا تشکیل دیں جو اسلام کی حقانیت کو بھی ثابت کریں دعوت دین کا پرچار کریں اور انسانیت کے لیے اپنے آپ کو مسیحا کے طور پر پیش کریں۔اسی میں انسانیت کی اصلاح وبقاء ہے۔

[1] ۔ ایکسپریس ٹریبیون، ۱۸ جنوری ۲۰۱۵، لاہور

[2] ۔ ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت، ۱۴۱۴ھ، ۲/ ۱۴۴

1 ۔ نذر الحفیظ ندوی، مغربی میڈیا اور اس کے اثرات، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنو، ۲۰۰۱، ص: ۳۴

[4] ۔ الحجرات ۴۹:۱۱

[5] ۔ مسلم بن حجاج ابو الحسن، الصحیح مسلم، باب فی التحزیر من الکذب علی الرسول اللہ، ۱/ ۱۰